بعدالت جناب چیر مین سروس ٹریبیونل خیبر پختونخواہ پشاور اپیل 67/22

کیمپ کورٹ ایبٹ آباد

Khyber Pakhtukhwa
Service Tribunal

Diary No. 11094

Dated 12-02-2024

زیر اپیل نمبر 67/22

باعنوان اپیل محمد سجاد بنام حکومت

عنوان درخواست

Mics

درخواست برائے کاروائی کیے جانے بسلسلہ تہین عدالت وغیرہ۔

برخلاف مدہ علیہان

جناب عالیٰ

انتہائی مودبانہ گزارش ہے کہ اپیلانٹ ہمیشہ نالاں رہا ہے کے اپیلانٹ جو کے نابینہ ہے اور محکمہ سمیت دیگر سرکاری اداروں کی طرف سے ظلم وزیادتیوں کا شکار رہا ہے مگر اس ملک میں کمزور کو انصاف نہی ملتہ محکمہ مذکورہ کہ زمہ داران جو نہ صرف اپیلانٹ کہ خلاف جملہ ظلم وزیادتیوں کے متکب رہے ہے بلکہ سنگین بدعنوانیوں اور محکمانہ اور حکومتی وریاستی پالیسیوں کی بھی شدید خلاف ورزیاں کرتے آئے ہے جن کے خلاف بھی کاروائی کرنا ٹریبیونل کا فرض ہے اور مذکوران کا باعزت رٹائیرڈ ہوجانہ اور انہے باعزت مرنے کا موقہ دینہ ایک المیہ ہے لیکن اپیلانٹ نے اپنی سابقہ اپیل 219/2017 میں بھی جملہ بدعنوانیان وغیرہ کو نمایاں کیا تھی جسکی جملہ آرڈر شیٹس وغیرہ قابلہ ملاحظہ ہے خصوصاً وہ آرڈر شیٹ جس مین اپیلانٹ نے ان D V Ds کو ریکارڈ کا حصہ بنوایہ تھا جو اپیلانٹ کی طرف سے مدہ اعہلیان کے حلاف مختلف فورمز پر دی گئی جملہ درخواستوں بمعہ آڈیوں اور ویڈیوں ثبوتوں پر مشتمل تھی آڈیوں اور ویڈیوں ثبوتوں بلخصوص فون کالز ریکارڈنگز کو بھی سیشنز کورٹ ایبٹ آباد اور اپیل مذکورہ

Next date 27-03-2024
A-Abad

بالہٰ 219/2017 میں عدالت ہٰذہ کے ریکارڈ کا حصہ بانایا تھا جسے نزانداز کرتے ہوئے قرار دیا جار ہا ہے کے معزز ٹریبیونل سلیش عدالت ہٰذہ نے صرف اپیلانٹ کے خلاف ہی de novo انکوائیری کا حکم دیا تھا اور اپیلانٹ کے سیشنز عدالت ایبٹ آباد کے بریئت کے فیصلے کے باوا جود محکمہ مذکورہ تشریح کے پیچے چھپر رہا ہے جوکہ دستور پاکستان کے Artical 13 اور ظابطہ فوج داری کے دفع 403 کی بھی خلاف ورزی ہے نیز اپیل مذکورہ بالہ میں اپنے 2020 کے فیصلہ میں عدالت حضور نے سابقہ محکمہ انکوائیری کو خلاف ظابطہ پاتے ہوے دوبارہ حسبہ ظابطہ انکوائیری کا حکم دیا تھا جسکی خلاف ورزی کرتے ہوے اصرار کے باواجود محکمہ کی جانب سے اپیلانٹ کے خلاف دوران انکوائیری پیش ہونے والے گواہان کے بیانات کی نقول پیش نہی کی جارہی اور نہ ہی اپنے جاواب کے ساتھ محکمہ نے مذکورہ نقول لف کیں جس کے باعث اپیلانٹ اپنہ جواب الجواب اور اپنے حتمی دلائیل دینے سے قاصر ہے نیز کچھ اور ریکارڈ بھی درکار تھا جس میں ادارہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی بلائینڈ ایبٹ آباد کی جملہ پوسٹوں اور ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ کا ریکارڈ بھی شامل ہے جس میں تاخیر کی گی چنانچہ عدالت حضور نے گزشتہ تین سماعتیں قبل محکمہ کو آخری موقعہ دیا تھا بصورت دیگر اس کے خلاف کاروای ہونا تھی مگر پر بینچ ٹوٹ گیا جسکی وجوہات اپیلانٹ کو نہی بتائی جارہی شائید سابقہ بینچ پر محکمہ والو کو سزاہ نہ دینے کا داباؤ تھا اور تاریخ گزشتہ پر اپیلانٹ نے جوکہ بسلسلہ نجی ملازمت بیرون شہر تھا چنانچہ مورخہ 25/01/2024 کو اپنے چوتھے بھائی کو حاضری اور مذکورہ کاروای کو آگھے بڑھانے کے لے بہیجا تھا مگر پر حسب معمول تاریخ برائے تاریخ اگلی تاریخ پیشی حتمی دلائیل کے لئے 27/03/2024 مقرر کردی گی مگر حتمی دلائیل کے بعد فیصلہ میں بھی مذکوران کو کوئی سزاہ نہ دے کر باعزت رٹائیرڈ ہونے اور باعزت مرنے کا موقع دیا جاتا ہے چنانچہ اپیلانٹ حتمی دلائیل سے قبل اپنی درخواست ہٰذا و سابقہ درخواستوں پر کاروائی چاہتہ ہے جیسا

کہ مقدمہ کوغیر ضروری طوالت سے بچانے کے لئے اپیلانٹ نے محکمہ کے اس جھوٹ کوفاش کرنے کے لئے کہ انہوں نے اپیلانٹ کی جانب سے کوئی بھی محکمانہ اپیل وصول نہی کی آپسے درخواست کی تھی کہ محکمہ ڈاک سے بھی اس بابت انکوائیری کی جاے اور رجسٹری ڈاک کی رسید کو بھی ریکارڈ کا حصہ بنا کر محکمانہ جھوٹ کہ خلاف عدالتی کاروای کی بھی حتمی دلائیل سے قبل استدعا کی تھی۔

اگر محکمہ کی جانب سے کوئی بھی پیش نہی ہوتہ باواجودے کہ محکمہ نے سوشل ولفئیر آفیسر اور انچارج ولفئیر ہوم جناب فاروق صاحب کو اپنہ نمائیندہ مقرر کیا تھا تو صاف ظاہر ہے کہ انکے پاس کوئی دفاع نہی لہذا ان پر بتدریج جرمانہ عائید کیا جاے، انکی گرفتاری کا حکم دیا جاے، انکا دفاع ختم کیا جاے اور عدم پیشی کی صورت میں انکے خلاف یکطرفہ کاروائی کی جاے۔

جناب عالی انکوائیری تو اس بات کی بھی ہونی چاہیئے کے اپیلانٹ نے مذکورہ بالہ جملہ درخواستیں درست دی تھی یا غلط؟ جیسا کہ محکمہ اپیلانٹ کو بیجا درخواست بازی کے حوالے سے بھی الزام دیتا ہے۔

نوٹ اپیلانٹ کی اس تحریری اوضاحتی درخواست جو کہ آپکو بذریعہ رجسٹری ڈاک ارسال کی جاتی ہے کہ بعد اس حوالہ سے مزید پیش ہوکر زبانی دلائیل کی ضرورت نہی جن زبانی دلائیل کو آپ ویسے بھی اکسر نظر انداز فرمادیتے ہے نیز اپیلانٹ نے اپنی اپیل کی استدعا میں بھی یہ درخواست کی تھی کہ کوئی اور ریلیف بھی جو یہ معزز عدالت ان حالات میں مناسب سمجھے عطا فرمایا جاے۔

لہذا استدعا ہے کہ اپیلانٹ کی درخواست کو منظور و مقبول فرمایا جا کر شاکر وممنون اور دعا گو ہونے کا موقع عنایت فرمایا جاوے

جناب کی عین نوازش ہوگی

العارض (اپیلانٹ)

(4)

نام محمد سجاد قوم اعوان

شناختی کارڈ 13010-2598133-9

سکنہ محلّہ اعوان آباد جھنگی سیدہ تحصیل وضلع ایبٹ آباد

موبائیل نمبر 03135925351

تاریخ 09/02/24

بعدالت جناب جوڈیشل مجسٹریٹ III ایبٹ آباد

عنوان درخواست: درخواست برائے حصول رکاڈ

جناب عالیٰ

سایل نے آپ کوایک استغاثہ مورخہ 3/1/24 کو بزریعہ رجسٹری ڈاک زیر رجسٹری نمبر rglno 1117037287 ارسال کیا تھا۔

جوکہ استغاثہ مزکورہ اوراس کے متعلقہ کاغزات لف درخواست اعذا ہے

لہذا استدعا ہے کے اس بابت ہونے والی جملہ کاروئی سے متعلق سائل کومکمل طور پرا گاہ فرمایا جاے اور اس کامکمل وشفاف رکاڈ سائل کوفراہم کیا جاے

جناب کی عین نوازش ہو گی

العارض

نام محمد سجاد قوم اعوان

والد محمد ریاض

سکنہ محلّہ اعوان آباد جھنگی سیدہ تحصیل وضلع ایبٹ آباد

شناختی کارڈنمبر 13101-2598133-9

موبایل نمبر 03135925351

مورخہ 09/02/24

حکومت پاکستان

قومی شناختی کارڈ

13101-2598133-9

نام : محمد سجاد

جنس : مرد

والد کا نام : محمد ریاض

شناختی علامت : نابینا

SPECIAL PERSON

امتیاز تا حور

شناختی نمبر: 13101-2598133-9 خاندان نمبر: V00140

موجودہ پتہ: مجگی سیداں، مجگی ڈاکخانہ مجگی سیداں، تحصیل و ضلع ایبٹ آباد

مستقل پتہ: ڈکی کلاں، ڈکی کلاں، تحصیل و ضلع ایبٹ آباد

تاریخ اجراء: 13/01/2015 تاریخ تنسیخ: 13/01/2025

131840004815

GOVERNMENT OF KHYBER PAKHTUNKHWA
INFORMATION COMMISSION
Near BRT Abdara Station, Behind Jabar Flats,
Arbab Colony, University Road, Peshawar
Email: complaints.kprti@kp.gov.pk
Ph: +92-91-9216557
Fax: +92-91-9216561

No. RTIC/AR/1-10023/2023/ 20448
Dated: 21 SEP 2023 /50

To

The AIG (Legal)/PIO,
Central Police Office,
Peshawar.

Sub: **COMPLAINT AGAINST NON-SUPPLY OF INFORMATION UNDER KP RTI ACT, 2013 (COMPLAINT NO. 10023)**

I am directed to refer to an e-mail received from the complainant vide dairy No. **9232** dated: **27-06-2023**, wherein it is stated that the information provided by you is incomplete. (Copy attached).

It is therefore, to direct to provide the fair copy of the FIR concerned to the complainant within **five** working days positively under intimation to the Commission.

Deputy Registrar
KP. Information Commission,
Peshawar.

Copy to:-

1. PS to Chief Information Commissioner, Khyber Pakhtunkhwa Information Commission, Peshawar.
2. Mr. Mohammad Sajjad (Complainant).

Deputy Registrar
KP. Information Commission,
Peshawar.

No.453

RGL116789289

For Insurance Notices see ...

Stamps affixed except in case of uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post Office Guide or on which no acknowledgement is due.

Rs. 40-

Received a registered* ______
addressed to ______

Date-Stamp

Initials of Receiving Officer

*Write here "letter", "postcard", "packet" or "p... with the word "insured" before it when nec...

Insured for Rs. (in figures) ______ (in words) ______

Insurance fee Rs. ______ Ps. ______ (in words) ______ Weight { Kilo / Grams

Name and address of sender ______

NOTICE (1) — The Post Office is not responsible for loss or damage in the case of Inland registered articles, unless they are also insured.

(2) — The special conditions and restrictions as to insurance which will be found in the current edition of the Post Office Guide are binding upon every sender of an insured postal article by virtue of rules prescribed under the Pakistan Post Office Act, 1898.

بخدمت جناب SP صاحب انوسٹی گیشن ایبٹ آباد

عنوان: درخواست بمراد ازالہ شکایات فرمائے جانے منجانب شعبہ تفتیش

جناب عالی!

گزارش ہے کہ سائل نہ صرف خود بلکہ علاوہ ازیں اس کے تین اور بہن بھائی بھی نابینہ ہیں جن میں سے ایک ہمشیرہ ام نابینہ ہونے کے علاوہ ذہنی معذوری کا بھی شکار ہے۔

یہ کہ ہمارا واسطہ شادیوں کے نام پر فراڈ کرنے والے ایک گروہ سے پڑھ گیا جس کے خلاف سائل کم از کم 2021 سے درخواست دہی کرتا آ رہا ہے اور بل آخر مورخہ 15-04-2023 کو برخلاف ملزمان نمبر 1 شکیل احمد ولد محمد نزیر نمبر ساکنہ مری روڈ ایبٹ آباد 2 شاہین بی بی عرف گڈو زوجہ محمد افضل نمبر ساکنہ غازی ہری پور 3 یاسر ولد محمد داد ساکنہ بجیدہ ہری پور اور نمبر 4 فرزانہ بی بی دختر منیر خان ساکنہ ٹوپی صوابی شامل ہیں جن کے خلاف زیر FIR علت نمبر 369 زیر دفعات 419/420/468/471/170/34 ت پ درج ہوگئی مگر ناقص تفتیش و دیگر معملات کی بنا پر ملزمان کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے اور آج مورخہ 27-09-2023 کو ملزم شکیل بھی ضمانت کی بنا پر رہا ہو گیا ہےجس کا مطلب یہ ہے کہ ملزمان کی سزا کا کوئی امکان نہیں ہے جس کی بنیادی وجہ صفحہ مثل پر ناقص ریکارڈ کا ہونا ہے جس بابت سائل نے پہلے بھی متعدد مرتبہ درخواستیں گزاریں اور اب درخواست ہذا بمع ایک عدد HP- USB سائل لف درخواست ہذا کرتے ہوئے ملزمان کے خلاف آڈیو ویڈیو ثبوت جن میں ملزمان نے خصوصاً بذریعہ ٹیلیفون کالز اپنے جرائم کا اعتراف کیا ہے پیش کرتا ہے۔ نیز درخواستوں کا مکمل ریکارڈ بھی جن کے باعث سائل کی FIR میں تاخیر برتی گئی۔

یہ کہ کچھ اور بھی شکایات سائل آپ کے حضور پیش ہو کر عرض گزار کرنا چاہتا ہے۔

لہذا مہربانی فرما کر سائل کی درخواست منظور فرمائی جا کر شاکر و ممنون اور دعا گو ہونے کا موقع عنایت فرمایا جاوے۔

جناب کی عین نوازش ہوگی

مورخہ 27-09-2023

العــــــــــــــــــــارض

محمد سجاد ولد محمد ریاض

ساکنہ محلہ اعوان آباد جھنگی سیداں ایبٹ آباد

13101-2598133-9

03135925351

بخدمت جناب چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان اسلام آباد

عنوان: درخواست برائے حصول انصاف

جناب عالی!

انتہائی مودبانہ گزارش ہے کہ سائل مسمی محمد سجاد ولد محمد ریاض نہ صرف خود نابینا بلکہ اس کے تین بہن بھائی اور بھی نابینا ہیں۔ جن میں ایک ہمشیرہ ام نابینا ہونے کے علاوہ ذہنی معذوری کا بھی شکار ہے۔

2۔ یہ کہ سائل محلّہ اعوان آباد جھنگ سیداں ایبٹ آباد کا رہائشی اور گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ فار دی بلائنڈ ایبٹ آباد محکمہ زکوۃ، عشر، ترقی خواتین، خصوصی تعلیم و سماجی بہبود خیبر پختونخوا کا سابق طالب علم اور ملازم رہا ہے۔

3۔ یہ کہ سائل کو محکمہ ہذا کے استحصال کے خلاف آواز اٹھانے کی پاداش میں عرصہ تیرہ سال کی ملازمت کرنے کے بعد قانونی جواز کے مستقل ملازمت سے فارغ کر دیا گیا جو کہ سروس ٹربیونل خیبر پختونخوا کیمپ کورٹ ایبٹ آباد میں پہلے زیر اپیل نمبر 219/17 بعد ازاں 106/20 زیر سماعت رہا اور اب زیر اپیل نمبر 6/22 زیر سماعت ہے لیکن اعلیٰ عدالتی فیصلوں کے باوجود پہلے تو سائل جو کہ ایک معذور شخص کا مقدمہ ترجیحی بنیادوں پر نہیں سنا جاتا حالانکہ یہ کیس سائل کا صرف ذاتی نہیں بلکہ مفاد عامہ سے بھی تعلق رکھتا ہے مگر کروڑوں نہیں بلکہ اربوں کی کرپشن کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف سائل کے خلاف ہی کاروائی کا حکم دیا جاتا ہے مگر سائل کی طرف سے نامزد ملزمان اور الزام علیہان کو یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے جن کے خلاف سنگین الزامات اور ثبوت موجود ہیں جبکہ سائل کے خلاف اس مقدمہ میں بھی الزامات باز پرس ہوئی ہے جن میں وہ بری ہو چکا ہے اور جو کرپٹ مافیا کی طرف سے بدنیتی کی بناء پر قائم کیا گیا تھا اور جس میں نہ سیشن عدالت ایبٹ آباد نے انصاف کیا اور نہ ہی ٹربیونل ہذا انصاف کر رہا ہے جو کسی بھی شک و شبہ سے بالاتر حقائق کے باوجود سائل کو محض شک کی بناء پر بری کیا جاتا ہے اور بغیر کسی اپیل کے ٹربیونل مذکورہ از خود ہی سائل کے خلاف مقدمہ مذکورہ سے بریت کے باوجود اس کے خلاف اس متعصب محکمہ کو دوبارہ انکوائری کا حکم دیتا ہے جو کہ پھر غلط انکوائری کر کے سائل کو ملازمت سے Dismiss کر دیتا ہے لیکن تمام شک و شبہات سے بالاتر حقائق جو کہ مذکوران کے خلاف ہیں کے باوجود بھی انہیں مقدس گائے کا درجہ دیکر کچھ نہیں کہا جاتا۔ مذکورہ بالا ریکارڈ ٹربیونل اور سیشن کورٹ ایبٹ آباد سے طلب کر کے ملاحظہ کیا جائے۔

4۔ یہ کہ آئین پاکستان تمام شہریوں کی آزادی اور مساوات کی ضمانت دیتا ہے جبکہ سائل کو مذکورہ تمام

بنیادی حقوقوں سے محروم کرتے ہوئے اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ سائل دوسروں کی مرضی کے مطابق غلامانہ زندگی بسر کرے۔ خصوصاً گورنمنٹ ادارہ برائے نابینا ایبٹ آباد کی سربراہ شمشاد بیگم اوران کے حمی کرپٹ ٹولہ قرار دیتا ہے کہ موصوفہ نے چونکہ سائل کو نااہل ہونے کے باوجود سائل کو ملازمت دلوائی۔لہٰذا سائل کو عمر بھر جبانہ کی غلامہ کرنی اور ان کی طرف سے سائل کے نجی معاملات میں مداخلت اور Dictation وجملہ ظلم وزیادتیوں اور بدعنوانیوں وغیرہ پرکوئی اعتراض نہ کرنا چاہیے۔محترمہ اوران کے حامی گروہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ نابینا شخص کوآزاد زندگی گزارنے کا کوئی حق حاصل نہیں اور ہر محسن کا اسے غلام رہنا چاہیے،خصوصاً والدین اوراسکی بینا بیوی کا جو بینا ہونے کے باوجود اس نابینا پراحسان کر کے اس سے شادی کرتی ہے۔خواہ وہ معاشرہ کے لیے کتنی ہی ناقابل قبول بدکار ہی کیوں نہ ہو نابینا کواس پراعتراض کا کوئی حق حاصل نہیں جو کہ یہ نظریات سراسر اسلامی تعلیمات کے منافی اورانہیں کھلم کھلا چیلنج کرنے کے مترادف ہیں جو کہ بطور ثبوت سائل نے مذکوران کی ریکارڈنگس بالخصوص فون کال ریکارڈنگس،مختلف فورم مثلاً پولیس اور عدالت مجسٹریٹ مذکورہ کو بھی دیں۔

جناب والا! بصد شکریہ سائل نے ARY News پر یہ خبر سنی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ آپ خواتین کو کوئی خصوصی رعایت نہیں فرماتے بلکہ آپ کے پاس ہمیشہ ہی ایسے مقدمات آتے ہیں جن میں ہمیشہ مرد عورتوں کا حق کھاتے ہیں لیکن جناب والا سائل کے اس مقدمہ میں قابل ملاحظہ ہے کہ کن کن عورتوں نے سائل کا حق کھایا؟ مگر سائل کو مذکوران کی جانب سے یہ کہہ کر بھی ریاست سے بدظن کیا جارہا اور بغاوت پر اکسایا جارہا ہے کہ ہماری ریاست اور ہمارا قانون ہمیشہ عورت کی ناجائز حمایت کرتے ہیں حالانکہ معزز لاہور ہائیکورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں یہ بھی قرار دیا تھا کہ اگرایک کمانے والی بیوہ کو بھی اس کے مرحوم شوہر کی پنشن مل سکتی ہے تو ایک کمانے والے رنڈوے کو اسکی مرحومہ بیوی کی پنشن کیوں نہیں مل سکتی؟

5۔ یہ کہ سائل نے جو کہ پڑھا لکھا اور سمجھدار شخص ہے اور یہ بخوبی جانتا ہے کہ مذہب اور قانون ایک فرد کو اس کی مرضی اور پسند کے مطابق شادی کرنے کی آزادی اوراس کا حق دیتے ہیں اور والدین سمیت کوئی بھی اسے اس کی مرضی کے خلاف شادی پر مجبور نہیں کرسکتا مگر مذکورہ دباؤ میں آکر سائل نے ایک ایسی جگہ شادی کرلی کہ کہیں اس سے بھی بری جگہ پر سائل کوشادی کرنے پر مجبور نہ کردیا جائے اور ہمارے اپنی ہی فلاح و بہبود کے نام لیوا مذکوران کا کہنا ہے کہ نابینا کواپنی مرضی سے شادی کرنے یا کوئی رشتہ رد کرنے کے حق واختیار حاصل نہ ہے۔

اندریں حالات ایک مافیا نے سائل کے حالات کا ناجائز فائدہ اٹھایا جوشادیوں کے نام پرایسے مجبوراور سادہ

لورح لوگوں کا فائدہ اٹھا کر چند دنوں کے لیے پہلے سے طے شدہ منصوبہ کے تحت دھوکہ دہی سے نام نہاد شادیاں کرواتے اور بعد ازاں لڑکیوں کو بھگا کر لے جاتے۔ اس کاروباری گروہ نے مجھ معذور شخص کے احساسات اور جذبات کے ساتھ شادی کے نام پر کھلواڑ کرتے ہوئے شدید مذاق اڑایا اور مذکورہ نام نہاد بیوی کی شناخت و دیگر کوائف غلط بتا کر دھوکہ دہی سے مبینہ طور پر پہلے سے شادی شدہ عورت جو اس وقت کسی کی بیوی تھی اور زائد العمر بھی تھی کو کم عمر لڑکی اور بالکل کنواری ظاہر کر کے اس سے سائل کی شادی کر کے پانچ دن تک سائل کے گھر میں رکھا اور پہلے دن سے ہی شدید تنگ و پریشان کر کے سائل کو طلاق دینے پر مجبور کرنے لگے تاکہ نکاح اور حق مہر کی مد میں دی جانے والی رقم کو جائز تسلیم کر لیا جائے اور پہلے سے طے شدہ پروگرام اور منصوبہ کے تحت لڑکی کی بجائے ہمارے ہی گھر میں نکاح پڑھواتے ہوئے ہمیں لڑکی کے متعلق جانچ پرکھ کا موقع نہ دیا گیا اور اس کا پتہ و دیگر کوائف بھی اپنی طرح ملزمان نے غلط بتائے تاکہ بعد از وقوعہ ان کے بھاگ جانے کی صورت میں یہ پکڑے نہ جا سکیں۔ اس گروہ کا ایک فرد محمد یاسر ولد محمد داد جو کہ خود کو لڑکی کا رشتہ دار بتاتا تھا اب اس کے ساتھ کسی بھی رشتہ داری اور جان پہچان سے انکاری ہے۔ حالانکہ بوقت نکاح جب لڑکی کا شناختی کارڈ اور کوئی بھی دستاویز پیش نہ کی گئی تو وہ خود کو لڑکی کا محرم رشتہ دار ظاہر کر کے وکیل بنا اور اس نے اپنا شناختی کارڈ پیش کر دیا جبکہ مختلف حیلے بہانوں لڑکی کے کاغذات بعد ازاں فراہم کرنیکا وعدہ کیا جا کر بھی آج تک یہ وعدہ وفا نہ ہوا اور ہمارے اور نکاح خواں کے اصرار کے باوجود نہ ہمیں اور نہ ہی انہیں نیز نہ ہی متعلقہ یونین کونسل میں یہ ریکارڈ فراہم کیا گیا اور اب اسے حیلہ سازی اور بہانے بازی سے بھگا دینے کے بعد ملزمان کا یہ کہنا ہے کہ وہ اسے بالکل نہیں جانتے حالانکہ اتنی بڑی ذمہ داری کا کام بغیر جان پہچان کے نہیں کیا جاتا اور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایسی شکایت سائل جیسے کسی نابینا کے خلاف ہو یا یہ شکایت ہو کہ رشتہ کروانے والوں نے ایک ایسے نابینا سے لڑکی کا رشتہ کروا دیا جو غصہ کا بہت تیز ہے تو بھی نابینا کے خلاف اور اس کے رشتہ کروانے والوں کے خلاف بھی بہت سخت کاروائی ہوتی ہے مگر اب سائل کی شکایات کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا جو کہ نہ صرف سائل کے خلاف بلکہ ہماری نابینا/معذور کمیونٹی کے خلاف امتیازی رویہ ہے جو آئین پاکستان کے خلاف ہے۔

6۔ یہ کہ شادی کے چھٹے روز مورخہ 21-10-2021 کو رشتہ کروانے والوں نے سائل کو ہمراہ زوجہ ام اس کی ماں کی بیماری کے بہانے بلوایا حالانکہ زوجہ ام کی ماں اور بہن بھی نقلی و فرضی تھیں اور سائل کو اس کے سسرال لے جانے کے بہانے بذریعہ زوجہ ام پہلے سے طے شدہ پروگرام و منصوبہ کے تحت ایک نامعلوم مقام پر دھوکے سے اغوا کر لیا گیا جسے رشتہ کروانے والی خاتون مسمیہ شاہین بی بی زوجہ محمد افضل کی رہائش گاہ تحصیل

غازی ضلع ہری پور بتائی گئی مگر چونکہ سائل نابینا ہے اور نہیں جانتا کہ زوجہ ام واقعتاً اسے غازی ہی لے گئی کہ کہیں اور؟ جبکہ سائل قبل ازیں کبھی غازی گیا بھی نہیں اور جسے مذکوریہ کا گھر بتایا گیا تھا پولیس کے بقول اس کا وہ گھر اور اس کی وہ فیملی بھی نقلی وجعلی تھی جہاں لے جا کر سائل کو محصور کر لیا گیا اور بذریعہ ٹیلی فون کالز سائل کے اہل خانہ کو بھی شدید پریشان کرتے ہوئے یہ شدید دباؤ ڈالا گیا کہ سائل زوجہ اُس کو طلاق دے دے اور نقدی وزیورات اور دیگر سامان جو وہ اپنے ہمراہ لائی تھی وہ بھی اس کے ہمراہ جانے دیے۔ یوں سائل کو اسے طلاق دینے وغیرہ پر مجبور کرتے ہوئے سائل سے زوجہ ام کو ہمراہ دیگر ساز وسامان کے چھین کر فرار کروادیا گیا اور سائل کو واپس بھیج دیا گیا۔

7- یہ کہ والدین ام اور سائل نے پہلے بات چیت کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنیکی کوشش کی اور مذکوریہ شاہین بی بی کے گھر جرگہ بھی منعقد ہوا جس میں سائل کو بلائے بغیر مذکوران نے سائل پر شدید الزام تراشی کی اور سائل کو صفائی کا موقع بھی نہ دیا گیا اور یہ مسئلہ بات چیت کے ذریعہ حل کرنے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس موقع پر بھی مذکوریہ کی ماں وغیرہ حاضر نہ ہوئیں اور دوبارہ اس موقع پر جب تھانہ غازی میں ہمیں بلوا کر مصالحت کے بہانے ذلیل ورسوا کیا گیا بلکہ مذکوران ہی زوجہ ام کے والی وارث اور بڑے بنے رہے اور SHO تھانہ غازی شفیق قریشی وغیرہ نے ملزمان کے ساتھ ملی بھگت کرتے ہوئے انہیں بھاگ جانے میں مدد کی اور ان کی بجائے سائل کو ہی پابند حوالات کیا گیا مگر اس وقت کے خدا ترس تفتیشی ASI قمر صاحب جن کی تفتیش میں بھی SHO مذکورہ نے مداخلت کی مگر انہوں نے اور والدہ ام وغیرہ نے بھی دباؤ ڈالا کہ ہم اعلیٰ فورمز سے رجوع کریں گے۔ ایک تو ہم مظلوم ہیں اور سزا بھی ملزمان کی بجائے ہمیں ہی دی جارہی ہے۔ چونانچہ مذکورہ یاسر کو غالباً 107/151 ض ف کی کاروائی کرتے ہوئے پابند ضمانت کیا گیا مگر دیگر ملزمان کو فرار کروادیا گیا لیکن مذکورہ ضمانت بھی جیسا کہ ملزمان دعویٰ کرتے ہیں ہمارے علم میں لائے بغیر ہوئی اور بعد از ضمانت بھی ملزمان شامل تفتیش نہ ہوئے اور مسئلہ کو بذریعہ گفت و شنید حل کرنے اور مصالحت میں ناکامی کے بعد ہم نومبر 2021 سے اندراج مقدمہ کی کوششیں کرتے اور تمام حالات و واقعات بشمول SHO مذکورہ کی لاقانونیت سمیت افسران بالا کے نوٹس میں لاتے رہے مگر بے حس لوگوں نے ہماری کوئی بات نہ سنی۔ جیسا کہ آپ بھی خیبر پختونخوا کی نام نہاد مثالی وانقلابی پولیس کی کام چوریوں وبدعنوانیوں کے خلاف بصد شکریہ نوٹس لیتے رہتے ہیں۔ نام نہاد پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان کی حکومت نے بھی ہمیں انصاف نہ دیا۔

8- یہ کہ محکمہ مذکورہ جس میں سائل ملازم تھا کے لوگوں کیخلاف بھی سائل نے پاکستان سٹیزنز پورٹل سمیت

ہر فورم پر درخواستیں دیں اور وزیر اعظم آفس و مرکزی دفتر پاکستان تحریک انصاف کے علاوہ سائل نے عمران خان کے ذاتی ای میل اکاؤنٹ اور ان کے گھر کے پتہ خصوصاً سابقہ خاتون اول محترمہ بشریٰ بی بی کے نام پر بھی ارضی بھیجی مگر پی ٹی آئی حکومت نہ صرف یہ کہ ملزمان والزام علیہان کا ساتھ دیتی اور ان کی زبان بولتی رہی بلکہ یہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت سائل کی شکایات کو موصول ہوتے ہیں خارج کرتی رہی اور وعدہ خلافی کرتے ہوئے سائل کی خفیہ شناخت محکمہ والوں وغیرہ پر ظاہر کر کے سائل کی مشکلات میں مزید اضافہ کیا گیا۔ گزارش ہے کہ سائل کے قومی کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نمبر مندرجہ ذیل کی روشنی میں پاکستان سٹیزنز پورٹل وغیرہ پر سائل کی جملہ شکایات کا ریکارڈ طلب کی جائے جو کہ قابل ملاحظہ ہے اور عمران خان وغیرہ کے خلاف اس ضمن میں بھی آفیشل سکریٹ ایکٹ وغیرہ کے تحت کاروائی کی جائے۔ جناب والا! کون کہتا ہے کہ عمران خان ذاتی طور پر بہت اچھا اور ایماندار شخص ہے اور بدعنوان بالکل بھی نہیں؟ جبکہ اگر تھانہ کا محرر FIR درج نہ کرے تو SHO وغیرہ بدعنوان تصور ہوتے ہیں تو پھر جب عمران خان اپنے ماتحتوں کے خلاف شکایات پر ایکشن نہ لے تو وہ بدعنوان کیوں نہیں؟

9۔ یہ کہ سائل نے رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشن خیبر پختونخوا، RTPS (رائٹ ٹو پبلک سروسز کمیشن)، خیبر پختونخوا اور DRC (ڈسپیوٹیس ریزولیشن کونسل) ایبٹ آباد سے رابطہ کی اور پولیس پر شدید دباؤ بڑھا اور ہماری تنظیم نے بھی میرا ساتھ دیا تو بالآخر بہت تاخیر سے میری FIR مورخہ 15-04-2023 کو بمقام تھانہ میرپور ایبٹ آباد زیر علت نمبر 369 زیر دفعات 419/420/468/471/170/34 ت پ درج ہوگئی جو کہ ناکافی دفعات کے تحت تھی مگر بار بار درخواست دہی کے باوجود افسران بالا نے نوٹس نہ لیا اور مزید دفعات اور مزید ملزمان بھی شامل مقدمہ اور شامل تفتیش نہیں کیے جا رہے اور اعلیٰ عدالتی فیصلہ جات کے باوجود مجسٹریٹ نے سائل کے استغاثہ کا کیا حشر کیا؟ جو کہ لف درخواست ہذا ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔ نیز مجسٹریٹ پہلے ہمارے معاملہ کو غیر سنجیدہ لیتے ہوئے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے ہمارے ملزمان کو مقدمہ سے ڈسچارج کرتا رہا مگر وہ آرڈرز سیشن عدالت ایبٹ آباد نے ختم تو کر دیے لیکن مجسٹریٹ کے خلاف کوئی ایکشن نہ ہوا۔ حالانکہ سائل نے متعدد درخواستیں بذریع ای میل معزز پشاور ہائیکورٹ پشاور کو بھی دیں مگر ہمارا علاقہ مجسٹریٹ جو کہ جوڈیشل مجسٹریٹ تھرڈ ایبٹ آباد ہے اور اس کا ریڈر منظور ملزمان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں جو میری کسی بھی درخواست کو سیریس نہیں لیتے اور اگر میرے ملزمان گرفتار ہو جائیں تو انہیں چھوڑنے کی تو موصوفان کو بہت جلدی ہوتی ہے لیکن جب وہ چھوٹ جاتے ہیں تو ان کا ٹرائل بھی شروع نہیں ہوتا۔ حالانکہ قانون یہ کہتا کہ معذور شخص کے ساتھ زیادتی کرنے والوں کے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے

گا اوران کے ساتھ بالکل عدم برداشت کا رویہ اختیار کیا جائے گا جو کہ بصد شکر یہ نواز شریف حکومت 2015 میں ڈس ایبلڈ پرسنس آرڈیننس 1981 میں سائل کی درخواست پر یہ ترامیم کی تھیں جن پر عملدرآمد نہیں ہورہا۔ اگر آپ پارلیمان کی بالادستی پر یقین رکھتے اوراس کے بنائے ہوئے قوانین کا احترام کرتے ہیں تو اپنے ماتحتوں کے خلاف ایکشن لینا اور مجھ نابینا کی دعائیں لینا بھی آپ کا فرض اوراس کی سائل کو آپ سے توقع ہے۔

10۔ جناب والا! اگر آپ عمیر نیازی کی درخواست اوراس پر فیصلہ دینے والے لاہور ہائیکورٹ کے جج یا ججز کو توہین عدالت کا مرتکب دے سکتے ہیں کہ جنہوں نے آپ کے بروقت انتخابات کروانے کے حکم میں رکاوٹیں ڈالیں تو کیا سائل کے خلاف مذکورہ اقدامات اعلیٰ عدالی فیصلہ جات کونظرانداز کرتے ہوئے کیا یہ اقدامات توہین عدالت وتوہین پارلیمان وغیرہ کے زمرے میں نہیں آتے؟

جناب والا! کہنے کو تو ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان ہیں مگر وطن عزیز میں آج تک انگیز کا بنایا ہوا نظام چل رہا ہے جس کے مطابق بغیر ولی کے گھر سے بھاگ جانے والی کنواری لڑکی کا نکاح قابل قبول ہے خواہ اس نے اپنے متعلقین کی عزت کو کس قدر ہی خاک میں کیوں نہ ملایا ہو مگر اب ہماری عدالتیں یہ قرار دے رہی ہیں کہ شادی کے بعد بھی اگر عورت اپنے شوہر ودیگر متعلقین کی عزت کا جنازہ نکال کر بھاگ جائے خواہ اس نے حق مہر کے عوض شوہر کو اپنی خدمات پیش کرنے کا تحریری معاہدہ بصورت نکاح نامہ ہیں کیوں نہ کر رکھا ہو اس سے کوئی مواخذہ نہیں کی جاسکتا جبکہ قرآن کے مطابق اگر شوہر نے بیوی کو ایک طلاق دے رکھی تو وہ دروان عدت بھی رجوع کرنے کا زیادہ حقدار اور بیوی اس کے ساتھ جانے کی پابند ہے اور اگر سائل یہ کہے کہ کم ازکم قانون کے مطابق اسے اس کے جرائم کی پاداش میں حراست میں لیا جائے تو بھی کہا جاتا ہے کہ ہم عورت پر کوئی زور زبردستی نہیں کرسکے نیز اسلامی تعلیمات کو چیلنج کرتے ہوئے مذکوران حق مہر وغیرہ کی واپسی سے بھی انکاری ہیں جبکہ ان کے خلاف توہین مذہب کے تحت بھی کوئی کاروائی نہیں کی جاتی اور اگر کوئی شہری ایسا کرے تو اس کی بھی مذمت کی جاتی ہے کہ اس نے قانون ہاتھ میں کیوں لیا؟ جبکہ ہمارا آئین قرآن وسنت کے منافی قانون سازی کی اجازت نہیں دیتا اور سب سے بڑی آئینی ضرورت ملک میں قرآن وسنت کا نفاذ ہے۔ جناب والا! بدقسمتی سے ہمارے ملک میں نظریہ پاکستان کے خلاف ایک مافیا پایا جاتا ہے جس کی سرپرستی بدقسمتی سے ہماری عدالتیں بھی کررہی ہیں جو پاکستان کو اسلامی، فلاحی اور جمہوری ریاست کے بجائے ایک سیکولر اور نام نہاد لبرا ملک بنانا چاہتا ہے مگر اس میں کوئی دو آرا نہیں ہوسکتیں کہ پاکستان ہمارے عقائد ونظریات، جان ومال اور عزت وآبرو کے تحفظ کے لیے قائم ہوا تھا جو اپنے مقاصد سے ہٹ کر اپنے

وجود کا جواز ہوتا جا رہا ہے۔

11۔ یہ کہ سائل نے اپنا نکتہ نظر بذریعہ میڈیا بھی آپ سمیت ہر خاص و عام تک پہنچانے کی کوشش کی اور اپنی درخواستیں وغیرہ ARY اور GEO کو بذریعہ ای میل ارسال کرنے کے علاوہ ARY News ایبٹ آباد کے نمائندہ جناب محمد اشفاق صاحب سے بھی ان کے ذاتی موبائل نمبر 0300-5402867 پر بھی بذریعہ فون کالز و میسیجز رابطہ کیا مگر بے سود۔ سائل کو اپنی آزادی اظہار رائے کا میڈیا پر بھی موقع نہیں دیا جا رہا۔

12۔ یہ کہ اپنے نابینا اور تنظیمات کے جو لوگ سائل کو عورت کے حقوق پر تو بہت لیکچرز دیتے آئے ہیں مگر اب سائل کے حقوق کے سلسلہ میں ایبٹ آباد کی نابینا کمیونٹی میں سے صرف ایک شخصیت صدر پاکستان انجمن برائے نابینا ضلعی شاخ ایبٹ آباد کے صدر سردار قاری خورشید صاحب اور کچھ شرم محسوس کرتے ہوئے پروفیسر شمس الرحمٰن صاحب کے علاوہ کسی نابینا نے بھی سائل کا قابل ذکر ساتھ نہیں دیا بلکہ تنظیم کے عہدیدار پروفیسر ثاقب محمود حنوط ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سائل کو حقوق نسواں پر لیکچر دیتے ہوئے سائل کے حقوق کو لایانی قرار دیتے ہیں اور سائل کو ریاست کے خلاف بغاوت پر مجبور کرتے ہیں۔

13۔ یہ کہ جیسا کہ ہمارے ذرائع ابلاغ اور معزز عدالت عظمہ قرار دے چکے ہیں کہ جو شخص پہلے ہی سے متاثرہ اور مظلوم ہو اس کو غلط کہنے کی بجائے ملزمان و مجرمان کو ہی غلط قرار دیا جانا چاہیے لیکن یہاں تو سائل ہی کو غلط کہا جاتا ہے کہ جنکی تفصیلات میں اس وقت جانا درخواست کی طوالت کا باعث ہوگا۔ چنانچہ مذکورہ ریکارڈ متعلقہ اداروں سے طلب فرمایا جا کر اور ان سے رپورٹ طلب فرماتے ہوئے کاروائی کی جاوے۔

14۔ یہ کہ سرور ٹربیونل خیبر پختونخوا نے سائل کی درخواست منظور کرتے ہوئے محکمہ کے جواب کو مسترد کرتے ہوئے مزید ریکارڈ طلب کیا تھا مگر نہ تو وہ ریکارڈ پیش عدالت کیا جاتا ہے اور نہ ہی محکمہ کی جانب سے کوئی پیش عدالت ہوتا ہے اور سروس ٹربیونل نے اس ضمن میں محکمہ کو آخری موقع دیا تھا جس کی بھی خلاف ورزی ہوئی اور سائل جو طویل بے روزگاری سے تنگ آ کر ان دنوں ضلع جھنگ صوبہ پنجاب میں معمولی تنخواہ پر ایک نجی ملازمت سرانجام دے رہا ہے نے ٹربیونل ہذا میں اپنی گزشتہ تاریخ پیشی پر اپنے چھوٹے نابینا بھائی محمد کبیر ولد محمد ریاض کو اپنی جگہ پر بھیجا تھا اور ہدایت کی تھی کہ اگر محکمہ نے کوئی مزید جواب دیا ہو تو حاضری کر کے وہ جواب وصول کر لینا ورنہ مزید کاروائی کے لیے عدالت سے درخواست کرنا مگر عدالت نے مزید کاروائی کی بجائے اگلی تاریخ پیشی 27-03-2024 مقرر کر دی جو کہ اگر مذکوران کے خلاف بروقت کاروائی ہوتی تو انہیں باعزت ریٹائر ہو کر سرکاری خزانہ پر بوجھ بننے کا موقع نہ ملتا جس کا ذمہ دار سروس ٹربیونل

بھی ہے۔

نوٹ: ملزم شکیل جو کہ بے حس مجسٹریٹ کی جانب سے ضمانت پر رہا ہوا تھا جس کے خلاف ایک اور متاثرہ فرد نے بھی درخواست دی جو مذکورہ مجسٹریٹ کو بھی پیش کی گئی جس کے ساتھ بھی دھوکہ ہوا تھا جو کہ لف درخواست ہذا ہے مگر ملزم کی ضمانت منسوخ نہیں ہو رہی اور ایک وکیل ملک تیمور سائل سے ملزم کی ضمانت منسوخ کروانے کے عوض پیسے لیکر اب اس کی کسی بات کا بھی کوئی جواب نہیں دے رہا اور نہ ہی فون اٹھا رہا ہے جبکہ پشاور ہائیکورٹ پشاور کو بھی آخری بار مورخہ 21-12-2023 اور 23-1-2024 کو بھی بذریعہ ای میل رابطہ کیا گیا مگر بے سود۔

لہذا استدعا ہے کہ سائل کی درخواست کا نوٹس لیتے ہوئے اور اسے منظور و مقبول فرماتے ہوئے سائل کو شاکر و ممنون اور دعا گو ہونے کا موقع عنایت فرمایا جاوے۔

04-02-2024

جناب کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

محمد سجاد ولد محمد ریاض

سکنہ محلہ اعوان آباد، جھنگی سیداں، تحصیل و ضلع ایبٹ آباد

قوم: اعوان

13101-2598133-9

0313-5925351,0317-8962151

تاریخ: 02-02-2024

بخدمت جناب وزیر برائے ترقی خواتین / خصوصی تعلیم / سماجی بہبود / زکوۃ عشر وغیرہ خیبر پختونخواہ پشاور

عنوان درخواست: درخواست برائے ازالہ شکایات

جناب عالی۔

انتہائی مودبانہ گزارش ہے کہ سائل مسمی محمد سجاد ولد محمد ریاض سکنہ محلہ اعوان آباد جھنگی سیداں ایبٹ آباد جو کہ نہ صرف خود نابینہ ہے بلکہ علاوہ ازیں بھی اسکے تین بہن بھائی وہ بھی نابینہ ہیں۔ جن میں سے ایک ہمشیرہ ام جو کہ جواں سال اور نابینہ ہونے کے علاوہ ذہنی معزوری کا بھی شکار ہے۔

ا۔ یہ کہ سائل ایک انتہائی پڑھا لکھا اور ادارہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے نابینہ ایبٹ آباد سے ابتدائی تعلیم یافتہ اور یہاں کا سابق ملازم ہے۔

۲۔ یہ کہ سائل کے ساتھ معاشرہ وغیرہ کا رویہ تو ظالمانہ تھا ہی لیکن بدقسمتی سے اپنے ہی فلاحی ادارہ جات اور تنظیمات کا رویہ افسوسناک طور پر اس سے کہیں بڑھ کر ظالمانہ اور غیر منصفانہ تھا مگر اب ان کے رویے میں کچھ بہتری تو ضرور آئی ہے مگر بحیثیت مجموعی حالات بہت دگر گوں ہیں۔

۳۔ یہ کہ سائل انتہائی تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود ادارہ مذکورہ بالا میں میٹرک بیس چھٹے سکیل کی آسامی پر 2008 میں بطور کین ورکر تعینات ہوا مگر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کی بناء پر بوقت ضرورت اور بحکم انتظامیہ تدریسی خدمات بھی انجام دیتا رہا مگر بدقسمتی سے سائل کی اچھی باتوں کو ریکارڈ پر لانے کی بجائے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سائل کو انتہائی بدنام کیا جا رہا ہے، جس میں بدقسمتی سے اپنی کمیونٹی کے ان لوگوں کا ہاتھ ہے جو سائل سے حسد کرتے ہیں اور اسے ایک معزز، آگے بڑھتا ہوا، ترقی کرتا ہوا، اپنی کمیونٹی کی خدمت کرتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے بدیں وجہ انہیں خود اعتراف ہے کہ انہوں نے سائل کی بھرتی کی بھی روز اول سے ہی مخالفت کی۔

۴۔ یہ کہ سپرنٹنڈنٹ ادارہ مذکورہ محترمہ شمشاد بیگم صاحبہ جو کہ اس مافیہ کی ایک سرکردہ رکن ہیں سائل کے والدین کے ساتھ ملی بھگت کرتے ہوئے۔ اس وقت سائل کی مرضی کیخلاف بھرتی کروانے میں اپنا کردار ادا کیا تھا بعد ازاں انہوں نے سائل کو اپنے مخصوص و مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنا اور خود کو سائل کی محسنہ قرار دے کر ناجائز بلیک میل کرنا شروع کر دیا اور اپنے ناجائز مطالبات منوانے کے لئے سائل کو مجبور کرتے ہوئے مختلف حربے استعمال کئے جو کہ سٹاف کے ساتھ ناجائز رعایتیں بھی برتتی رہیں جس بناء پر سٹاف بھی ان کا ہمنوا بن گیا اور اب حالت یہ ہے کہ کسی انتظامی حکم کے ذریعے اگر انہیں ٹرانسفر بھی کیا جائے تو سٹاف کار سرکار میں مداخلت کرتے ہوئے شدید ہنگامہ آرائی اور طوفان بدتمیزی کھڑا کر کے مسائل پیدا کرتا ہے جو کہ بمطابق قانون دہشت گردی کے زمرے میں بھی آتا ہے مگر افسوسناک طور پر نہ تو انتظامیہ اور نہ ہی یہ ہماری

عدلیہ اس مافیہ کیخلاف کوئی کاروائی کرنے کو تیار ہے بلکہ اس مافیہ کیخلاف آواز اٹھانے والا ہی الٹا مصائب و آلام کا شکار ہو کر سائل کی طرح عذاب جھیلتا رہتا ہے۔

۵۔ یہ کہ سائل نے مذکوران کے ظلم واستبداد، جبر واستحصال اور جملہ بدعنوانیوں سے تنگ آ کران کیخلاف قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے مختلف فورمز پر درخواستیں گزاریں مگر دادرسی کی بجائے الٹا سائل کا ہی ریکارڈ خراب کیا گیا جو کہ ان باتوں سے قبل بہت اچھا تھا اور سائل کی تعلیمی اسناد بھی اس کے سروس ریکارڈ کا حصہ ہیں۔

٦۔ یہ کہ سائل کیخلاف ایک بے بنیاد اور مبنی پر بدنیتی فوجداری مقدمہ ایک نام نہاد ایف آئی آر زیر علت نمبر 1044 مورخہ 26-11-2014 بمقام تھانہ کینٹ ایبٹ آباد زیر دفعات 337-J/511-PPC کے ذریعے سائل کی کردار کشی کی گئی اور نی بی اے کا موقع دیئے بغیر فورم ہی سائل کو تاریخ مذکورہ پر پولیس تھانہ مذکورہ نے حراست میں لے لیا حالانکہ قبل ازیں جب سائل مذکوران کیخلاف درخواست دہی کرتا رہا نہ ہی پولیس اور نہ ہی محکمہ سمیت کسی جانب سے بھی ان کیخلاف ایکشن لیا گیا بلکہ انہیں مزید شے دے کر سائل کے نجی / گھریلو معاملات میں بھی مداخلت کا موقع فراہم کیا گیا جس بناء پر سائل کی گھریلو زندگی بھی شدید متاثر ہوئی۔

۷۔ یہ کہ سائل کیخلاف بچوں کے واٹر کولر میں زہر ملا کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کا الزام لگاتے ہوئے ایک درخواست سپر نٹنڈنٹ کے نام لکھی گئی جس پر نہ تو بچوں اور نہ ہی سٹاف کی طرف سے دستخط تھے، نہ ہی سپر نٹنڈنٹ کی جانب سے درخواست تھانہ کو مارک کی گئی اور نہ ہی درخواست کے ساتھ کوئی کورنگ لیٹر محکمہ کی جانب سے لف کیا گیا مگر اس کے باوجود اسے ایف آئی آر کا نام دے کر آج تک غیر قانونی پروسیڈنگ کی جارہی ہے اور مقدمہ سے بریع ہونے کے باوجود بھی آج تک سائل کی جان نہیں چھوٹ رہی جناب والا Disabled Persons Ordinance1981 ترمیم شدہ 2015 کے مطابق معزور سے زیادتی کرنے والے افراد واشخاص اور تنظیمات کے ساتھ بلکل عدم برداشت آہنی ہاتھوں سے نمٹنے کے بجائے ان کے ساتھ انتہائی نرمی اور سائل کے ساتھ غیر قانونی طور پر انتہائی سختی سے کام لیا جارہا ہے۔

۸۔ یہ کہ سائل کیخلاف جن بے بنیاد اور نام نہاد انکوائریوں کا سہارا لیا جاتا رہا جن کے خلاف سائل کی معروضات کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف یک طرفہ ریکارڈ ہی مختلف فورمز پر پیش کیا جاتا رہا مگر سائل کو علم ہونے پر سائل محکمہ کا جواب دیتا رہا لیکن اب سائل کی ملازمت ختم ہوجانے کے باعث سائل اس قابل نہیں ہے کہ آپ کو درست اور مکمل ریکارڈ فراہم کر سکے نیز ان انکوائریوں کو کلادم قرار دیتے ہوئے سروس ٹرائیبونل خیبر پختونخواہ نے De-novo انکوائری کا حکم دیا تھا جس کی بھی خلاف ورزی کی گئی اور حسب معمول ایک اور مبنی بدنیتی، نام نہاد اور بے بنیاد انکوئری کی بناء پر سائل کو مستقل ملازمت سے 2021 میں پھر فارغ کر دیا گیا۔

۹۔ یہ کہ سائل مقدمہ بالا سے از جانب ASJ-1 ایبٹ آباد زیر مقدمہ نمبر 42/VII 2019 میں بری ہوا جو کہ دریں اسناء محکمہ نے عدالتی فیصلہ کے انتظار کیے بغیر ہی پہلے سائل کو 2015 میں ملازمت سے معطل کیا اور ملازمت پر ہونے کے باوجود بھی سائل کی تنخواہ بند کیے رکھی اور بعد ازاں پوری نہ دی اور بعد ازاں دوران مقدمہ ہی 2016 میں سائل کو ملازمت سے برطرف کردیا جس کے خلاف سائل نے سروس ٹرائیبونل خیبر پختونخواہ میں اپیل فائل کی جو کہ دریں اسناء سائل مقدمہ بالا سے بھی بری ہوگیا اور اپیل مذکورہ 2019/17 کا فیصلہ بھی سائل کے حق میں ہوگیا اور مشروط طور پر سائل کو ملازمت پر بحال کرتے ہوئے 2020 میں ٹرائیبونل مذکورہ نے محکمہ کو آزادانہ، منصفانہ، دیانت دارانہ، غیر جانب دارانہ حقیقت پسندانہ اور شفاف انکوائری کا حکم دیا جس کی محکمہ نے صریحاً خلاف ورزی کی اور پہلے تو سائل کو ملازمت پر بحال کرنے سے ہی انکار کیا اور بعد ازاں روایتی طرز کی انکواری کرتے ہوئے۔ سائل کو 2021 میں دوبارہ ملازمت سے فارغ کردیا جس کیخلاف پہلے ہی سائل نے عدالتی فیصلہ پر عمل درآمد کی درخواست زیر مقدمہ نمبر 106/20 دائر کر رکھی تھی جسے یہ کہہ کر مسترد کردیا گیا کہ سائل ویسے بھی اپنی برخاستگی کے خلاف فریش اپیل فائل کرے گا جو کہ سائل نے زیر اپیل نمبر 67/22 دوبارہ سروس ٹرائیبونل میں فائل کی جو کہ توالت کا شکار ہورہی ہے اور محکمہ شرم ناک طور پر اپنا دفاع کرنے سے قاصر ہے لیکن اس ملک میں کمزور کو انصاف نہیں ملتا اور ہماری عدلیہ بھی افسوس ناک اور شرم ناک طور پر محکمہ کو غیر ضروری نرمی اور رعایات سے نواز رہی ہے اور آج مورخہ: 27-10-2023 کو پھر سائل کو ایک لمبی چوڑی تاریخ دے دی گئی ہے جو کہ آئندہ تاریخ پیشی 25-01-2024 ہے۔

نوٹ: ہمارے ریاستی اداروں اور وکلاء صاحبان کو بھی اس بات کا کوئی احساس نہیں کہ سنگین جرائم اور بدعنونیوں کے حامل افراد بغیر کسی کاروائی اور سزا کے باعزت ریٹائرڈ ہورہے ہیں اور باعزت مر رہے ہیں مگر سائل جیسا شخص جسے اس بناء پر ریٹائرڈ بھی نہیں کیا جاتا کہ ریٹائرڈ ہونے کے بعد کوئی محکمانہ کاروائی نہیں ہوسکے گی اور ان حالات میں سائل اپنی جبری ریٹائرمنٹ بھی نہیں چاہتا کہ یہ بھی سائل پر ایک ظلم ہوگا۔

نوٹ:۔ اندریں حالات سائل کی معاشی مشکلات کی بناء پر اس کی دو شادیاں بھی ناکام ہوچکی ہیں جن کے حوالے سے بھی سائل نے ایک ایف آئی آر ایک فراڈی گروہ کیخلاف درج کروائی ہے جس نے ظالمانہ طور پر سائل کے حالات کا فائدہ اٹھایا اور سائل کا استحصال کیا جس ایف آئی آر کا علت نمبر 369 ہے جو کہ بمقام تھانہ میر پور ایبٹ آباد میں مورخہ: 15-04-2023 کو بڑی مشکلات کے بعد درج ہوئی جو کہ زیر دفعات، 419/420/468/471/170/34 ت پ درج ہوئی مگر سائل کو کافی انصاف نہ پولیس کی جانب سے فراہم کیا گیا اور نہ ہی عدلیہ کی جانب سے نیز یہ شادیاں اور ناکامیاں بھی محکمہ والوں کی جانب سے سائل کے معاملات میں مداخلت بے جا اور معاشرہ کو تبدیل کرنے کے لئے ناکافی اقدامات کا نتیجہ ہے۔

نوٹ: سابقہ اپیل 219/17 میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ محکمہ انکوائری افسر کی سفارشات پر عمل درآمد کا پابند ہوتا ہے جس حوالے سے سپریم کورٹ کی ایک اتھارٹی بھی ریکارڈ پر لائی گئی تھی مگر محکمہ نے اسے ایک بار پھر نظرانداز کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ انکوائری افسر کی سفارش کے برعکس جبری ریٹائرمنٹ کے بجائے ملازمت سے ڈس مس کر دیا بلکہ انکوائری افسر نے یہ بھی سفارش کی تھی کہ سرکاری ملازمین بغیر این او سی کے کسی بھی نجی تنظیم کے رکن نہ بنیں اور خصوصا سردار محمد ایاض صاحب قاری گورنمنٹ ادارہ برائے نابینہ ایبٹ آباد کو کم از کم اگلے چھ سال تک تنظیم میں شمولیت کی اجازت نہ دی جائے جسے بھی نظرانداز کرتے ہوئے موجودہ پاکستان انجمن برائے نابینہ ضلعی شاخ ایبٹ آباد کا ریکارڈ قابل ملاحظہ ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ مذکورہ بالا ریکارڈ از خود حاصل کیا جا کر سائل کی دادرسی کی جائے جو کہ سائل عدالتوں کے افسوس ناک اور شرم ناک رویے کے باعث سائل شدید مایوسی کا شکار ہے اور آپ کے متعلق پتا چلا ہے کہ آپ خود ایک جج رہے ہیں جو کہ مذکورہ بالا ریکارڈ ملاحظہ فرما کر آپ خود اس نتیجہ پر باآسانی پہنچ سکتے ہیں کہ سائل کیخلاف الزامات میں کچھ بھی نہیں ہے۔
نوٹ: سائل کوشش کرے گا کہ سابق گورنر صاحب خیبر پختونخواہ کے ساتھ ہونے والی خط و کتابت کے سلسلہ میں گورنر صاحب کا آخری لیٹر بھی درخواست کے ساتھ لف کر سکے تاکہ تمام ریکارڈ تلاش کرنے میں جناب کو آسانی ہو اور جناب کو معلوم ہو سکے کہ محکمہ کے پاس سائل کی جانب سے اٹھائے گئے نکات اور سوالات و اعتراضات کا کوئی جواب نہیں جو کہ عدالت بھی باہر حال آپ کو میری دادرسی کرنے سے منع تو نہیں کرتی چنانچہ سائل نے سیکرٹری نشیتہ مریم محسن صاحبہ اور سابق وزیر صاحب کے ساتھ بھی اس سلسلہ میں خط و کتابت کی تھی مگر بے سود لہذا مہربانی فرما کر سائل کی درخواست کو منظور و مقبول فرما کر شاکر و ممنون و دعا گو ہونے کا موقع عنایت فرمایا جائے۔ جناب کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

محمد سجاد ولد محمد ریاض قوم اعوان بعمر 39 سال

سکنہ محلہ اعوان آباد جھنگی سیداں تحصیل و ضلع ایبٹ آباد

شناختی کارڈ: 13101-2598133-9

موبائل: 0313-5925351

مورخہ: 27-10-2023

اقرارنامہ فروختگی گاڑی

مایانکہ وقاص خان ولد حاکم خان سکنہ میرپورخورد، ڈاکخانہ میرپور، تحصیل وضلع ایبٹ آباد (فریق اول)

محمد رفاقت ولد خالقداد سکنہ محلہ سپورتر، جیہ فر، تحصیل وضلع ایبٹ آباد (فریق دوئم)

باہمی طور پر اقراری ہیں کہ فریق اول کی ملکیتی گاڑی اوپن ٹرانسفر لیٹر از قسم Suzuki Pickup نمبری KH-827، ماڈل 1988، انجن نمبر 578945، چیسز نمبر 016881 ہے۔ یہ کہ فریق اول نے اپنے بقائمی ہوش وحواس خمسہ گاڑی مذکورہ کا سودا قطعی عوض مبلغ -/3,25,000 (تین لاکھ پچیس ہزار روپے) میں بدست فریق دوئم طے کر کے سالم زرثمن سے مبلغ -/1,00,000 (ایک لاکھ روپے) نقد روبرو گواہان وصول پالئے ہیں اور گاڑی مذکورہ نمبر پلیٹس، رجسٹری حوالہ فریق دوئم کردی ہے۔ یہ کہ بقایا یکمشت رقم فریق دوئم اندر میعاد 8 ماہ تک فریق اول کو ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ یہ کہ سالم رقم کی وصولی پر فریق اول گاڑی مذکورہ کا ٹرانسفر لیٹر و رجسٹریشن بک کمپیوٹرائزڈ کروا کر فریق دوئم کو دینے کا پابند ہوگا۔ یہ کہ مورخہ 02-03-2021 سے قبل گاڑی مذکورہ کے کاغذات چوری، سابقہ لین دین، ٹیمپرنگ، ٹوکن، ٹیکس، ایکسیڈنٹ، حادثاتی، ضمانتداری یا کسی قسم کا کوئی عدالتی کیس وغیرہ اور چالان وغیرہ کی تمام تر ذمہ داری فریق اول کے ذمہ ہوگی۔ اور مورخہ 02-03-2021 کے بعد گاڑی مذکورہ کی تمام تر ذمہ داری فریق دوئم کی ہوگی۔ لہذا اقرارنامہ ہذا روبرو گواہان سند اتحریر ہے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔ گاڑی مذکورہ فریق دوئم نے چیک کر کے لی ہے۔ بعد ازاں اگر کوئی قانونی سقم پایا گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری فریق اول کی ہوگی۔

المرقوم: 02-03-2021

13101-0373357-3
العبد (بائع)
وقاص خان (فریق اول)

13101-0960245-5
العبد (مشتری)
محمد رفاقت (فریق دوئم)

ATTESTED
SOHAIL AYUB TANOLI
NOTARY PUBLIC
ADVOCATE HIGH COURT ABBOTTABAD
02/03/2021

گواہ شد نمبر 1۔
جاوید اقبال ولد محمد بخش
ساکن ڈاکخانہ، ایبٹ آباد
13101-0846109-5

گواہ شد نمبر 2۔
محمد نبیل ولد محمد عزیز
سکنہ کیہال، ایبٹ آباد
13101-6513542-1

235

02-03-2021

روپیہ / سودا گاڑی مابین فریقین / جاوید اقبال ولد محمد بخش سکنہ مستقل بانڈہ ڈھونڈاں، تحصیل و ضلع ایبٹ آباد۔ فریق اول

محمد رفاقت ولد [illegible] ساکنہ محلہ [illegible] [illegible] ایبٹ آباد۔

13101-0846109-5

فریق اول

13101-0960245-5

فریق دوم

Kutchery Abbottabad Lic No 118

بخدمت جناب D.P.O صاحب ایبٹ آباد

جاوید اقبال ولد محمد بخش ساکنہ حال کاغان کالونی منڈیاں ایبٹ آباد .....(سائل)

بنام

(1) محمد [illegible] ولد محمد [illegible] ساکنہ [illegible] ایبٹ آباد - 0311-0066411

(2) محمد [illegible] ولد خالقداد ساکنہ [illegible] حال کاغان کالونی منڈیاں ایبٹ آباد 0313-0058762

..... مسؤل علیہم

SHO N. Shah

pl. look into the matter as per law

4278
15/11/23

درخواست برائے ریکوری / برآمدگی / واپسی دلائے گاڑی سائل سوزوکی پک اپ نمبری LH-827 / انجن نمبری 578945 رنگ سفید بصورت متبادل رقم بقایا مبلغ 325,000/- روپے

جناب عالی! درخواست ذیل عرض ہے

1. یہ کہ مسؤل علیہم نے سائل سے دھوکہ دہی، فراڈ اور نوسربازی سے گاڑی مذکورہ خریدنے کا سودا کیا اور 325,000/- روپے قیمت میں سے ایک لاکھ 100,000/- روپے دیگر گاڑی اور رجسٹریشن بسلسلے گئے اور بقایا رقم 8 ماہ میں ادا کرنے کا وعدہ / اقرار نامہ تحریر کر کے دیا (فوٹو نقل لف ہے)

2. یہ کہ 8 ماہ جب پورے ہوئے تو مسؤل علیہم منظر سے غائب ہو گئے ہیں اور سائل کے نمبر سے کال بھی نہیں سنتے ہیں

3. یہ کہ سائل ایک غریب آدمی ہے اور مسؤل علیہم کی غربی اور سادگی کی وجہ سے مسؤل علیہم سائل کو پہلے ٹال مٹول کرتے رہے ہیں اور اب دھمکیاں دیتے ہیں

4. یہ کہ مسؤل علیہم عادی نوسرباز ہیں اور بااثر ہیں

استدعا ہے کہ سائل کی گاڑی برآمد کروائی جائے اور مسؤل علیہم کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے

المرقوم 14/11/23

(سائل) جاوید اقبال ولد محمد بخش ساکنہ حال کاغان کالونی رابطہ نمبر 0345-9591515

جاوید اقبال

51 For It RGL117037287 Rs. Ps.

Stamps affixed except in the case of uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post Office Guide or on which no acknowledgement is due.

Chief Judicial Magistrate

...ved a registered* ___ Date-Stamp

...essed to ___

*Write here "letter", "postcard", "packet" or "parcel" with the word "insured" before it when necessary.

...als of Receiving Officer

Insured for Rs. (in figures) ___ (in words) ___

Weight Kilo Grams

Insurance fee Rs. ___ Ps. ___ (in words)

Name and address of sender ___

NOTICE (1) — The Post Office is not respons
for loss or damage in the case of Inland registe
articles, unless they are also insured.

(2) — The special conditions and restrictions a
insurance which will be found in the current edit
of the Post Office Guide are binding upon ev
sender of an insured postal article by virtue of ru
prescribed under the Pakistan Post Office Act, 18

بعدالت جناب جوڈیشل مجسٹریٹ -III ایبٹ آباد

عنوان درخواست: استغاثہ زیر دفعہ 200 ض،ف

جناب عالی:

مودبانہ گزارش ہے کہ:۔

☆ سائل نہ صرف خود نابینا/ معزور ہے۔ بلکہ علاوہ ازیں اس کے دیگر تین بہن بھائی اور بھی نابینا/ معزور جبکہ ایک ہمشیرہ ام نابینا ہونے کے علاوہ ذہنی طور پر معزور ہے۔

☆ یہ کہ سائل کی عمر اس وقت تقریباً چالیس برس ہے جو آٹھ برس کی عمر سے ہی محکمہ خصوصی تعلیم / سماجی بہبود سے منسلک ہے جو پہلے بطور طالب علم اور بعد ازاں محکمہ ہذا خیبر پختون خواہ گورنمنٹ ادارہ برائے نابینہ ایبٹ آباد میں سال 2008 سے بطور ملازم 2021 تک کام کرتا رہا جو کہ دریں اثناء محکمانہ زیادتیوں محرومیوں وغیرہ کا شاہد اور ان کا شکار رہا جو کہ دریں اثناء بچوں کے واٹر کولر میں زہر ملانے کے الزام میں فوری طور پر پولیس کی حراست میں جا کر پہلے ملازمت سے معطل اور بعد ازاں عدالتی فیصلہ جات کا انتظار کیے بغیر ہی ملازمت سے برخواست کر دیا گیا جو بعد ازاں عدالت سیشن ایبٹ آباد و سروس ٹریبونل خیبر پختون خواہ سے عارضی طور پر ریلیف ملنےء کے بعد 2020 میں بحال ملازمت ہوا لیکن اب پھر برطرف کر دیا گیا ہے۔ بلکہ مذکورہ الزام سے عدالت سیشن نے سائل کو بری کیا تھا۔

☆ سائل کا اصل جرم یہ ہے کہ سائل اس بابت آواز اٹھاتا رہا کہ ہمارے جو فلاحی ادارہ جات وتنظیمات ہماری فلاح و بہبود کے لیے قائم ہوئے تھے ان کے پلیٹ فارمز سے ہمیں مزید برباد کیوں کیا جا رہا ہے؟، جو ادارہ جات تنظیمات ہمارے حقوق کی بحالی و فراہمی کے لیے بنے تھے انہیں استعمال کرتے ہوئے ہمارے حقوق سے ہمیں دستبردار ہونے پر ہمیں کیوں مجبور کیا جا رہا ہے؟، جو ہماری حوصلہ افزائی کے دعویدار ہیں وہ مزید ہماری حوصلہ شکنی کیوں کر رہے ہیں؟، جو ہمیں احساس کمتری / احساس محرومی سے نجات دلانے کی بات کرتے ہیں وہ مزید ہمیں اس کا شکار کیوں بنا رہے ہیں؟، جو ہمیں نارمل زندگی میں لانے اور دوسروں کے شانہ بشانہ چلانے کے وعدے اور دعویٰ کرتے ہیں ان کے پلیٹ فارمز سے متضاد کردار کیوں ادا کیا جا رہا ہے؟، وغیرہ چنانچہ ان لوگوں سے اور ان کی سائل کے ذاتی معاملات میں مداخلت بے جا سے تنگ آ کر سائل نے مذکوران کے خلاف مختلف فورمز پر

پولیس سمیت قابل دست اندازی جرائم کے حوالے سے بھی کسی فورم پر بھی سائل کی صحیح طرح دادرسی نہ ہوئی۔

☆ شادی کے حوالے سے بھی ان کی سوچ انتہائی منفی ہے جسکو بھی سائل نے متعدد مرتبہ ریکارڈ کا حصہ بنایا چنانچہ یہ لوگ معاشرہ سے بھی بڑھ کر ہماری مزید حوصلہ شکنی اور احساس محرومی واحساس کمتری کا شکار کرتے ہوئے ہمیں بیک فٹ پر لے جاتے لے جاتے اب یہ سوچ ہم پر مسلط کر رہے ہیں کہ نابینہ شخص خواہ کتنا ہی باعزت اور پڑھا لکھا کیوں نہ ہوں اس کے لیے ان پڑھ اور جاہل لڑکی بلکہ بے حیا لڑکی بھی ناگزیر ہے اور پہلے یہ کہتے تھے کہ مذکوراہ نابینہ کے لیے پڑھی لکھی بیوی ضروری نہیں اور اب کہتے ہیں کہ اس کے لیے باحیا لڑکی بھی ضروری نہیں جو کہ اس ضمن میں تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ بصورت USB سائل نے ناصرف مذکوران کی عام آڈیوز، بلکہ فون کالز بھی پولیس کو دے کر ریکارڈ کا حصہ بنا کر استدعا کی ہے کہ سائل کی FIR زیر علت نمبر 369 بمقام تھانہ میر پور ایبٹ آباد میں مذکوران کو بھی شامل تفتیش / مقدمہ کیا جائے نیز ان کے خلاف زیر دفعہ 500 ت پ ہتک عزت کی بھی کاروائی بنتی ہے جو جناب کا اختیار ہے مگر بار بار زبانی وتحریری گزارشات از جانب سائل کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ نیز جو بوجہ نابینائی یہ لوگ کہتے ہیں کہ لوگ تو چکلے سے بھی لا کر شادیاں کر لیتے ہیں اور کسی بھٹکی ہوئی عورت کو راہ راست پر لانا ثواب کا کام ہے تو یہ کام یہ لوگ اپنے لیے کیوں پسند نہیں کرتے۔ جبکہ مذکورہ سردار ایاز کہ بڑے نابینا بھائی حافظ مشتاق صاحب نے بھی اسی بنا پر شادی نہیں کی کہ وہ کسی بھی عورت کے کردار کے حوالے سے مطمئن نہیں تھے اور بھٹکی ہوئی عورت کو راہ راست پر لانے کا یوں کہتے ہیں جیسے کہ وہ عورت یقینی طور پر صالح ہو جائے گی۔ جب یہ لوگ دیگر حرام کاریاں کرتے ہیں تو انہیں گناہ وثواب یاد نہیں آتا اگر پولیس وغیرہ ان کے خلاف بروقت کاروائی کرتی تو یہ لوگ ملازمتوں سے بھی معطل ہو جاتے جو کہ ایسا نہ کرنے پر سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچانے کی ذمہ دار پولیس بھی ہے جس کے باعث یہ لوگ باعزت ریٹائرڈ ہونے اور باعزت طور پر دنیا سے چلے جانے کا موقع پاتے ہیں۔

☆ جیسا کہ عورت کی طرح معزور افراد بھی معاشرہ کے کمزور اور قابل رحم طبقہ کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن اگر کوئی پولیس یا عدالت کو عورت کی طرف سے شکایت موصول ہو کہ اس کی شادی اس کی مرضی کے خلاف کی جارہی ہے تو فوری کاروائی ہوتی ہے مگر نابینا / معزور کی ناصرف ایسی شکایات کو سنا نہیں جاتا بلکہ ایسی شکایت کرنا ان کے لیے جرم بن جاتا ہے۔ دریں اثناء سائل پر چونکہ دباؤ تھا کہ سائل بے چون وچرا اپنے والدین کی مرضی کے مطابق بغیر با تحقیق

سے بھی بری لڑکی سے شادی پر سائل کو کئی مجبور نہ کر دیا جائے چنانچہ سائل نے ان حالات اور اس دباؤ کے تحت والدین پر معاملہ چھوڑے رکھا جنہوں نے سائل کو تسلی دی تھی کہ انہوں نے لڑکی کا گھر بار سب کچھ دیکھ لیا ہے اور وہ لوگ کرائے وغیرہ کے مکان میں نہیں بلکہ اپنے ذاتی مکان میں رہ رہے ہیں مگر اب بعد از شادی اس کے بھاگ جانے پر کہا جا رہا ہے کہ انہیں لڑکی کا اصلی ٹھکانہ معلوم نہیں جو کہ کسی کی بیوی کا گھر سے بھاگ جانا یا اسے بھگا دینا بھی ہتک عزت کے ذمرہ میں آتا ہے اور اگر کوئی سائل کے کیس کو سیریس نہیں لیتا تو وہ بتائے کہ اگر وہ سائل کی جگہ پر ہوتا تو کیا کرتا؟۔اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اسے سائل کی جگہ اور سائل کو اس کی جگہ کر دے اور سائل کی مظلومانہ بد دعا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسا ہی معاملہ کریں۔

☆ یہ رشتہ ایک رشتے کروانے والے ایک گروہ کی وساطت سے طے پایا تھا جو کہ اصل میں ایک گینگ ہے جو ایسے ہی لوگوں کے حالات سے فائدہ اٹھاتا ہے جس نے ایک خاتون فرزانہ بی بی دختر منیر خان کے ساتھ سائل کی نام نہاد شادی مورخہ 16-10-2021 کو کروائی تھی جس کے ساتھ سائل کی آبادی اس کے گھر میں صرف پانچ یوم مورخہ 21-10-2021 تک رہی جو کہ مورخہ 21-10-2021 کو مادرش کی بیماری کا بہانہ بنا کر چلی گئی جو آج تک واپس نہ آئی اور تا حال لا پتہ ہے جو مبینہ طور پر پہلے سے شادی شدہ اور کسی کی بیوی تھی جسے بوقت نکاح کنواری ظاہر کیا گیا جو کہ یہ بھی دھوکہ دہی و ہتک عزت کے ذمرے میں آتا ہے جسکا بوقت نکاح حیلے بازی و بہانہ سازی سے شناختی کارڈ نہ ہی کوئی اور کاغذ پیش کیا گیا جو بعد از اں نکاح خواہ کے اسرار کرنے پر بھی وعدوں کے باوجود نہ ہی ہمیں، نہ ہی انہیں، اور نہ ہی متعلقہ یونین کونسل کو پیش کیا گیا اور اب رشتہ کروانے والے کہتے ہیں کہ لڑکی تک اب ان کی رسائی نہیں اور نہ ہی وہ اسے جانتے ہیں۔حالانکہ رشتہ کروانا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور جان پہچان کے بغیر رشتے نہیں کروائے جاتے۔نیز یہ لوگ پہلے خود کو لڑکی کا جھوٹا رشتہ دار بتاتے تھے بدیں وجہ مذکوریہ کا کوئی ڈاکومنٹ نہ ہونے کی بنا پر مذکورہ یاسر ولد محمد داد جو کہ رشتہ کروانے والی خاتون شاہین بی بی عرف گڈو کا خود کو خالہ زاد بتاتا تھا مذکوریہ فرزانہ کا بھی جھوٹا خالہ زاد بنا جو معاشرتی روایت کے مطابق خود کو لڑکی کا محرم ظاہر کر کے اس کا وکیل بنا کہ بوجہ شرم و حیا لڑکی خود بوقت نکاح ایجاب و قبول کرنے کے بجائے کسی اپنے قریبی محرم کو اپنا وکیل مقرر کرتی ہے جو کہ مذکوریہ اور اس کے گروہ نے بھی مذکوریہ کو باحیا اور شریف عورت ظاہر کرنے کے لیے ایسا کیا جو کہ خلاف حقائق تھا جو کہ بعد از شادی فوراً ہی آہستہ آہستہ اس کے نام نہاد حیا کی قلعی کھلنے لگی جو غیر مردوں سے آزادانہ میل جول اور بے تقلف رویہ رکھتی تھی اور ننگے سر پبلک میں آجاتی

اس کی تصویر ہی یہ سب کچھ بتا دیتی ہے اب سائل پر شدید دباؤ ہے کہ طلاق کا نام بھی نہ لیا جائے۔

☆ یہ رشتہ ایبٹ آباد سے تعلق رکھنے والے شکیل ولد نزیر کی وساطت سے ہوا جو کہ والدم محمد ریاض ولد حیدر زمان کے ساتھ بطور خاکروب آرمی برن حال کالج ایبٹ آباد میں ملازمت کرتا تھا جبکہ والدم وہاں چوکیدار ہیں چونکہ ثقافتی طور پر ہم خاکروبوں سے دور رہتے اور ان کے ساتھ میل جول وغیرہ کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں چنانچہ اس کی اصل شناخت چھپا کر اسے ذات کا ملک اور پیشے کا چوکیدار بتا کر نا صرف سائل کے ساتھ دھوکہ دہی کی گئی بلکہ سائل کی بے عزتی بھی ہوئی جو کہ اگر سائل بینا ہوتا تو یہ سب کچھ نہ ہوتا اب ہر جگہ ہماری شرمندگی اور بدنامی ہو رہی ہے۔

☆ والدم جو کہ ہمیشہ سائل کی تنقیص کرتے اور ہمیشہ سائل کو اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کے حوالے سے نا اہل ٹھراتے ہیں جس میں بدقسمتی سے انہیں اپنے نابینا دوستوں وغیرہ کی بھی حمایت حاصل رہی خود اتنے سادہ ہیں کہ شکیل اپنے کولیک کی درست رہائش گاہ کا بھی انہیں علم نہ ہو سکا جو کبھی اپنی رہائش گاہ کہولہ کھیال ایبٹ آباد بتاتا رہا تو کبھی مری روڈ ایبٹ آباد جو کہ بعد از ضمانت از عدالت ہذا فرار ہو چکا ہے اور تفتیشی ٹیم کے ساتھ کوئی تعاون بھی نہیں کر رہا جس نے ہی ہمیں اس رشتہ کی ترغیب دلا کر غازی ہری پور کی رہائشی مذکورہ یہ خاتون شاہین بی بی سے ملوایا جس کا شوہر شکیل کے بقول واپڈا میں ملازم اور اس کا دوست تھا مگر اب پولیس کے بقول شاہین کی فیملی بھی جعالی تھی جہاں شادی کے چھٹے روز پہلے سے طے شدہ پروگرام و منصوبہ کے تحت سائل کو فرزانہ بی بی کے ہمراہ مذکورہ یہ شاہین کے گھر بذریعہ ٹیلی فون کال بلوایا گیا جو کی تفصیل FIR وغیرہ میں درج ہے اور یہ جھانسہ دے کر کہ سائل کو اس کے سسرال ٹوپی صوابی ہمراہ زوجہ ام لے جایا جائے گا مگر دھوکہ سے شاہین کی رہائش گاہ غازی ہری پور میں لے جا کر محضود کر کے سائل پر شدید دباؤ ڈالا گیا کہ وہ زوجہ اش کو طلاق دے کر نقدی و زیورات وغیرہ بھی اس کے ہمراہ جانے دے اور یوں زوجہ ام کو سائل سے ہمراہ دیگر اشیاء کے چھین لیا گیا اور بعد از اں شاہین بی بی کے گھر میں بھی جرگہ ہوا اور غازی تھانہ میں بھی مذاکرات ہوئے جو ناکام ہوئے اور وہاں بھی سائل کو محضود کر کے توہین تذلیل کا نشانہ بنایا اور گالیاں دی گئی نیز سنگین الزام تراشی بنا ثبوت کی گئی جو تا حال کی جا رہی ہے جو بذریعہ ٹیلی فون کالز بھی ایسا ہو رہا ہے جس کی بھی ریکارڈنگز سائل نے پولیس و پشاور ہائی کورٹ پشاور کو پیش کر دی۔

☆ سائل نے پاس (پولیس Access سروس) کو بھی آن لائن / ایس ایم ایس شکایات آئی جی آفس پشاور کو

ارسال کر کے اپنی تمام شکایات کو صفحہ مثل پر لانے کی بھی استدعا کی جو کہ آخری شکایت بذریعہ ای میل آئی جی آفس سے شکایت نمبری 2023/11-49911 آلاٹ ہوا اور ان میں سے ہر شکایت میں اس سے پچھلی شکایت کا نمبر درج ہوتا ہے جو تمام تر شکایات کا ریکارڈ پولیس سے طلب کیا جائے اور آخری میل جس کا شکایت نمبر آلاٹ نہیں ہوا وہ ماہ دسمبر 2023 میں کی گئی جناب والی مقدمہ ہذا میں ہتک عزت، سائل کی زندگی کو خطرہ میں ڈالنے، ثبوت مٹانے، سائل کو اغواہ کرنے اور زوجہ اش کو لاپتہ کیے جانے جیسی سنگین دفعات بھی شامل کی جائیں اور اندریں حالات ملزم شکیل کی ضمانت منسوخ فرمائی جا کر حسب ضابطہ کاروائی کی جائے اور دیگر ملزمان مثلاً یاصر اور شاہین کے ڈسچارج آڈرز بھی جو عدالت ہذا سے ہوئے تھے ہماری نگرانی اپیل کے نتیجے میں عدالت سیشن سے منسوخ ہو چکے ہیں لیکن ان کے خلاف بھی کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی۔ حلفاً بیان کرتا ہوں کہ تمام معلومات سائل کے علم کے مطابق درست ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ سائل کی درخواست کو منظور و مقبول فرما کر شاکر و ممنون اور دعا گو ہونے کا موقع عنایت فرمایا جاوے۔ جناب کی عین نوازش ہوگی۔

المرقوم: 02-01-2024

العارض

محمد سجاد ولد محمد ریاض سکنہ محلہ اعوان آباد جھنگی سیداں ایبٹ آباد

شناختی کارڈ نمبر 13101-2598133-9

موبائل نمبر: 0313-5925351

).092

RGL117029792,

For Insurance Notices see reverse.

Rs. 90 Ps.

...xed except in case of uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post Office Guide or on which no acknowledgement is due.

...ived a registered ... essed to الحق الوطني

Date-Stamp

*Write here "letter", "postcard", "packet" or "parcel" with the word "insured" before it when necessary.

...ls of Receiving Officer

...nsured for Rs. (in figures) ______ (in words) ______

Insurance fee Rs. ___ Ps. ___ (in words)

Weight, Kg. ___ Grams 70

Name and address of sender

POST OFFICE
20 NOV 2023
KUTCHERY ABBOTTABAD

NOTICE (1) — The Post Office is not responsil for loss or damage in the case of Inland register articles, unless they are also insured.

(2) —, The special conditions and restrictions as insurance which will be found in the current editi of the Post Office Guide are binding upon eve sender of an insured postal article by virtue of rul prescribed under the Pakistan Post Office Act, 189

بخدمت جناب SP صاحب انوسٹیگیشن ضلع ایبٹ آباد

عنوان: **درخواست برائے ازالہ شکایات از جانب شعبہ تفتیش**

جناب عالی:

مودبانہ گزارش ہے کہ من سائل مسمی محمد سجاد ولد محمد ریاض سکنہ محلّہ اعوان آباد جھنگی سیداں تحصیل وضلع ایبٹ آباد۔شناختی کارڈ نمبر 9-2598133-13101 موبائل نمبر 0313-5925351/0317-8962151 نے آپ کو قبل ازیں بھی زیر FIR علت نمبر 369 بمقام تھانہ میر پور ایبٹ آباد مورخہ 15-04-2023 زیر دفعات 170/34-471-468-420-419 جس کے موجودہ تفتیشی سب انسپکٹر جناب نعیم گل صاحب ہیں اور سابق تفتیشی سب انسپکٹر جناب یاسین خان صاحب تھے کہ حوالے سے مورخہ 27-09-2023 کو بھی ایک درخواست تفتیشی ٹیم کی طرف سے عدم تعاون کے حوالے سے گزاری تھی جس کے ہمراہ ایک عدد USB جو کہ ملزمان کے خلاف ثبوتوں پر مبنی تھی بھی لف کی تھی جو کہ بصد شکریہ موجودہ تفتیشی صاحب کے بقول بمشکل اب میری تفتیشی فائل کا حصہ بن کر برائے فرانزک رپورٹ ارسال کی جا چکی ہے جسے قبل ازیں من سائل متعدد بار ریکارڈ کا حصہ بنانے کی کوشش کرتا رہا مگر سابق تفتیشی صاحب ٹال مٹول سے کام لیتے رہے اور سابق متعصب علاقہ مجسٹریٹ جناب عدنان اقبال صاحب کو بھی درخواست کی گئی اور انہیں بھی بذریعہ رجسٹری ڈاک USB ارسال کی گئی تھی مگر بعد ازاں ہمیں وہ درخواست آں جناب کے متعصّبانہ رویوں کے باعث واپس لینے پر مجبور ہونا پڑا اور بالآخر آپ جناب کو بتاریخ بالا درخواست بالا کے ساتھ مذکورہ USB ارسال بذریعہ رجسٹری ڈاک کرنا پڑی جس حوالے سے اب یہ شکایت تو دور ہوگئی اگر موجودہ تفتیشی سچ بول رہے ہیں جو کہ قبل ازیں عدم ثبوتوں کی بناء پر پہلے ہمارے ملزمان ڈسچارج جو کہ بعدالت جوڈیشل مجسٹریٹ نمبر 3 ایبٹ آباد ہوتے رہے۔جو کہ آں جناب نے ایک ملزمہ شاہین بی بی زوجہ محمد افضل کو تو ہمیں سنے بغیر ہی ڈسچارج کر دیا تھا بھر حال ہم نے ڈسچارجگی ملزمان کے خلاف بعدالت سیشن کورٹ اپیل بصورت نگرانی اپیل فائل کی جو کہ بعدالت ایڈیشنل سیشن جج-IV ایبٹ آباد مذکورہ ڈسچارج آڈر منسوخ ہو کر برخلاف مذکورہ بالا ملزمہ شاہین بی بی زوجہ محمد افضل سکنہ غازی ضلع ہری پور و بر خلاف ملزم محمد یاسر ولد محمد داد سکنہ بجیدہ ہری پور حکم عدالت ہونے کے باوجود بھی جو کہ مورخہ 20-10-2023 کو جاری ہوئے مگر تا حال از جانب تفتیشی صاحب کوئی قانونی کاروائی خصوصاً گرفتاری ملزمان عمل میں نہیں لائی جا رہی اور بقول IO تا حال ہونے عدالتی آرڈر ہی موصول نہیں ہوا حالانکہ آرڈر وصول کرنا ان کی ذمہ داری ہے نہ کہ من سائل کی جو کہ پہلے ہی بوجہ غربت و بے روز گاری گھر سے باہر نکلنے سے بھی قاصر ہوں نیز سرکاری دستاویزات کا خرچہ بھی من سائل سے طلب کیا جاتا ہے جس حوالے سے سائل آن لائن پاس ONLINE SMS/PASS شکایات کرتا آیا ہے جو کہ گزشتہ شکایت کا نمبر 2023/11-49685 اور گزشتہ سے پیوستہ شکایت کا نمبر 2023/8-48342 ہے مگر نہ تو سائل کی شکایات کو تفتیشی ریکارڈ کا حصہ بنایا جاتا ہے تا کہ وہ

پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ وعدالت تک نہ پہنچ جائیں جس کے باعث من سائل و پراسیکیوشن کو مقدمہ ثابت کرنے اور عدالت کو من سائل کے حق میں کوئی فیصلہ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے جو کہ تحریری طور پر از جانب من سائل تمام تر اعتراضات کا جواب پیشگی بصورت درخواست ہائے مذکورہ دیا جا چکا ہوتا ہے جو عدالت میں پیش کیے جاتے ہیں نیز زبانی طور پر سائل کو زیادہ نہیں سنا جاتا اور نہ ہی سائل کے پرائیویٹ وکلاء اتنا اسے بولنے کی اجازت دیتے ہیں، نہ خود سائل کا کیس صحیح طرح اور مکمل طور پر سمجھتے ہیں اور نہ ہی سائل کو سمجھانے دیتے ہیں۔

نوٹ: ریکارڈ عدالت سے فیصلہ ہو کر تھانے میں ہی آتا ہے مگر اس حوالے سے بھی سائل کو غلط گائیڈ کیا جاتا ہے۔

سائل کی تحاریر میں جن نا قابل دست اندازی پولیس جرائم کا ذکر بمع منطقی و قانونی دلائل کیا گیا ہے انہیں بھی مجسٹریٹ کو فارورڈ نہیں کیا جاتا نیز جن پولیس اہلکاران وافسران نے سائل کے ملزمان کو بروقت پکڑنے میں سستی وغفلت اور لاپرواہی و بے حسی کا مظاہرہ کیا ان کے خلاف بھی نہ تو محکمانہ اور نہ ہی فوجداری کاروائی عمل میں لائی جا رہی ہے جس پر پولیس آرڈر 2002 زیر دفعہ 155D-155C-155B بھی کاروائی کی جائے مگر رائیٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2013 کے تحت سائل نے متعدد درخواستیں گزاری جو کہ سائل نے اپنے اعتراضات کا پولیس سے پیراوائز جواب مانگا مگر رائیٹ ٹو انفارمیشن کمیشن خیبر پختون خواہ کو گزاری گئی جس کا شکایت نمبر 10023 ہے تا حال حل طلب ہے جس کا سائل کو صرف جزوی جواب ملا اور گزشتہ دنوں از جانب DIG ہزارہ ایبٹ آباد سائل کو پاس شکایت نمبر 2022/5-159 مورخہ 13-05-2022 کے حوالے سے لکھی گئی پولیس رپورٹ از جانب سب ڈویژن آفیسر غازی بصد شکریہ موصول ہوگئی جو کہ لف درخواست ہذا ہے مگر دیگر پیرا جات کا جواب تا حال باقی ہے مثلاً سابق SHO غازی شفیق قریشی کے حوالے سے جو کہ اس نے تھانے میں آئے ہوئے ملزمان بالخصوص فرزانہ بی بی دختر منیر خان کو بھاگنے وغیرہ میں مدد دی اور ہماری دل آزاری اور توہین و تذلیل کر کے ہمارے ملزمان/دشمنان کو خوش کیا اور DRC ایبٹ آباد کا آرڈر بھی نہ مانا جس کے مطابق ہمیں پولیس کی فوری مدد کی اشد ضرورت تھی مگر 2021 سے یہ مسئلہ تھانہ میرپور ایبٹ آباد اور تھانہ غازی ہری پور وغیرہ میں زیر التواء رہا جو کہ بہت تاخیر سے مورخہ بالا 15-04-2023 کو ایک کمزور سی FIR جو کہ مکمل طور پر سائل کی مرضی کے مطابق نہ تھی درج کی گئی اور کمزور تفتیش کے ذریعے پہلے ملزمان کو ڈسچارج کروایا جاتا رہا اور اب ایک ملزم شکیل احمد ولد نذیر ضمانت پر رہا ہے جو کہ مورخہ 27-10-2023 کو رہا ہوا مگر مجسٹریٹ عدالت آج تک اس کے ٹرائل کی تاریخ نہیں دے رہی، اور نہ ہی دریں حالات سائل مذکورہ ضمانت حکم نامے کو چیلنج کرنے کے قابل ہے جسے بذریعہ پراسیکیوشن چیلنج کیا جائے جیسا کہ ملزم مذکورہ کا ڈسچارج آرڈر چیلنج کیا گیا تھا۔ اور نہ ہی میری زبانی شکایات اور میرے زبانی دلائل کو اہمیت دے رہی ہے اور نہ ہی پولیس کی جانب سے اس مسئلہ کو جس قدر سنجیدہ لینا چاہیے لیا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کہلاتا ہے جس کے آئین میں قرآن و سنت کے مطابق ہمارے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی ضمانت دی گئی ہے جو کہ تخلیق پاکستان کے اغراض و مقاصد میں سے ایک تھا مگر آج سائل کو ہر جانب سے یہی بتایا جا کر ریاست پاکستان سے بغاوت و [illegible]

کسی کی بیوی کا گھر سے نہ معلوم مقام پر بھاگ جانا اور اسے غائب کروا دینا کوئی سنگین مسلہ نہیں البتہ قانونی لحاظ سے پاکستان اس اعتبار سے مذکورہ مغربی ممالک سے مختلف ہے کہ اس میں کسی نابینہ / معذور شخص کا شادی کرنا ایک جرم ہے کیونکہ پاکستان ایک بنیاد پرست ریاست ہے جو معذور افراد کے حوالے سے روایتی سوچ سے باہر نہیں آسکتی یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی نابینہ ملزم کو کسی عدالت سے بھی کوئی سزا نہیں ہوئی بشمول سائل کے ملزمان کے اور نہ ہی دریں مقدمہ ایسے ملزمان کو شامل تفتیش / مقدمہ کیا جا رہا ہے جنہوں نے سائل کی نجی زندگی میں مداخلت کر کے فلاح و بہبود اور ہمدردی و خیر خواہی کے نام پر سائل کو غلط جگہ شادی کرنے پر مجبور کیا بلکہ بینا ملزمان کے خلاف بھی اس حوالے سے کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی بالخصوص والدمن سائل محمد ریاض ولد حیدر زمان جو ابھی تک ہماری زندگیوں میں ناجائز مداخلت کر رہا ہے۔

نوٹ: صرف پاکستان کی عدالتیں اور پولیس من سائل ہی کے خلاف کاروائی کر سکتی ہے۔ دیگر کسی کے خلاف بھی نہیں۔

نوٹ: سائل اپنی اس درخواست کی کاپی رائیٹ ٹو انفارمیشن کمیشن کو بھی بوجہ مذکورہ اعتراض ہائے بالا کر رہا ہے جو کہ ممکنہ طور پر نا جانے کیا ظاہر کر کے سائل کی نابینائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کیا لکھا گیا ہو؟ جو کہ سائل کی درخواست پر مذکورہ رپورٹ وغیرہ سائل کو گھر بیٹھے ای میل بھی کی جا سکتی تھی۔ مگر سائل کو دریں حالات بھی دفتر بلا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوٹ: سائل کو مذکوریان شاہین بی بی و فرزانہ بی بی کا کوئی کریمینل ریکارڈ بھی درخواست کے باوجود نہ دیا گیا ہے اور صرف غالباً مفروضہ کی بناء پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ مذکوریان پیشہ ور مستورات ہیں جو بعد از وقوعہ فرار ہو کر اور اپنا ٹھکانہ بدل کر کئی اور جا آباد ہوتی ہیں جبکہ جس باعث پولیس پر حرجانہ کا مقدمہ بھی بن سکتا ہے حالانکہ سائل کو زبانی طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ سائل کی درخواست کے علاوہ بھی مذکوریان کا کریمنل ریکارڈ تھانہ غازی میں موجود ہے جو کہ سابقہ شکایات میں مذکورہ شفیق قریشی وغیرہ کو سائل نے بیان حلفی کا چیلنج بھی دیا تھا جو تاحال جواب طلب ہے۔ مگر جو ریکارڈ IO کو حاصل کرنا چاہیے اس ضمن میں بھی عدم تعاون کیا جا رہا ہے۔

لہذا آپ جناب سے استدعا ہے کہ تفتیش وغیرہ کے حوالے سے شکایات مذکورہ کا نوٹس لیتے ہوئے سائل کی درخواست کو منظور و مقبول فرما کر شاکر و ممنون اور دعا گو ہونے کا موقع عنایت فرمایا جاوے جناب کی عین نوازش ہوگی۔

المرقوم:20-11-2023

العارض

محمد سجاد ولد محمد ریاض (مستغیث)

شناختی کارڈ نمبر 13101-2598133-9